ڈاکٹر وقار یو سف عظیمی

کا خصوصی خطاب

شعبان استقبالِ رمضان کا مہینہ

شعبان کائناتی بجٹ کا مہینہ

رزق کی کشادگی کی صحیح تشریح

... بسم اللہ

ﷺ صلی تعلیٰ ... خاتم النبیین

آج پندرہ شعبان ہے اور الحمد اللہ یہاں عظیمی جامع مسجد شب بیداری کا اہتمام ہوا اس کے موقع پرآپ سب لوگوں نے شر کت فر مائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہم سب کی حاضر کو قبولیت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ قبول فر مائے اور اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا کی اور آخرت کی بھلائیاںاورخیر اور کامیابی عطا فر مائے ۔ رب کریم علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی اسوہ حسنہ کے حیات طیبہ کا جب مطا لعہ کیا جائے تو ہمیں زندگی کے تقریباً ہر معاملہ میں یا کوئی ہر پہلو پر کوئی نہ کوئی Model

یا نمونہ عمل یہ رہنمائی ملتی ہے ۔اس میں عبادات کے معاملات بھی ہیںیعنی اس میں عبادات بھی شامل ہیں ۔عام زندگی کے معاملات بھی شامل ہیں ،حکمت کیسے چلائی جائے ،دفعہ مملکت کا کیسے کیا جائے ،معاشرہ کیسے اچھے طرزوں پر قائم کیا جائے ۔،یہ سب باتیں بھی ہیں ،مادی معاملات بھی ہیں اور روحانی معاملات بھی ہیں ۔رب کریم علیہم الصلوٰ ۃ والسلام نے ہمیں مختلف اوقات اور مختلف مہینوںکی اہمیت اور فضیلت سے بھی بہت اچھی طرح آگاہ فرمایا ہے ۔تہوار عید کے عید الفطر ،عید الضحیٰ یہ تہوار بھی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فر مائے ہیں ۔امت مسلمہ کو رمضان کے مہینہ کی اہمیت کیا ہے۔ اس کے بارے میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں آگاہی عطا فر مائی اور دیگر ایام کی اور دیگر مہینوں کی کیا فضیلت ہے۔ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے آگائی عطا فر مائی۔ شعبان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک تو طرز عمل ہے اورایک آپ کے ارشادات ا گر آپ رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کا جائزہ لیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ ایک تو یہ کہ رسول اللہ ﷺ سال کے ہر مہینے میں ہی کسی نہ کسی دن روزے سے ہوتے تھے ۔لیکن شعبان کے مہینے میں جو کہ رمضان سے پہلے کا مہینہ ہے ۔رسول اللہ ﷺ روزہ رکھنے میں زیادتی فر ماتے تھے یعنی بہت زیادہ روزے رکھتے تھے۔ عام دنوں کے نسبت بہت زیادہ روزے رکھتے تھے اوراس کے بار ے میںایک روایت یہ ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا سوف دریافت کیا گیا :کہ آپ اس مہینے اتنے زیادہ روزے کیوں رکھ رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فر مایا: کہ شعبان کے مہنے میں ایک

گھڑ ی وہ ہے جب انسانوں کے معاملات یا انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور
پیش کئے جاتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہ فر مایا :میں
یہ چاہتا ہوں جب میر امعاملا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو تو اس وقت میں
روزے سے ہوں۔ تو اس سے ایک تو خود روزے کی اہمیت کا پتا چلتا ہے کہ روزے
جب اللہ کا بندے کا کوئی معاملا ہوے یا اللہ سے کوئی قربت کی بات ہو تو یا اللہ
کے دربار میں بندے کے ذکر کا معاملا ہو تو اس وقت بندے زمین پر کس حالت میں
ہے یہ چیز بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں انسان کی
ظاہری ،صفائی ،طہارت اور پاکزگی کی بھی اہمیت ہے اور وہ روحانی طور پر
کس

State

میں

mentally

وہ کس

state

میں ہے .اس کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ روزہ جو ہے ایک اور تو ہے صفا ئی اور
پاکزگی ،طہارت صفائی اور پاکزگی کسی ایک عمل کا نام نہیں ہے یہ تو ہم
ہم سب یہ بات اچھی طرح جانتے ہیکہ صاف ستھرا جو ماحول ہے وہ انسان کے
لئے کتنااچھا ہے آپ جس جگہ رہتے ہیں وہاں صفائی نہ ہو وہاں گلادت ہو ،بدبو
آرہی ہو ،مکھیا ں او ر مچھروں کی بہتاج ہو، تو آپ بھی دھنگ سے کسی بھی
قسم کا کام اچھی طریقے سے نہیں کر سکتے ،نہ آپ لوگ لکھنے پڑھنے کا کام
اچھی طرح کر سکتے ہیں ،نہ آپ دوکان پر بیٹھے ہیں تو وہ کام نہیں کر
سکتے ،نہ آپ کھا نا پکانے کا کام ٹھیک طرح نہیں کر سکتے ،نہ آپ کھا نا کھانے کا
کام ٹھیک طرح کر سکتے ہیں ۔اس کے برعکس اگر ایک صاف ستھرا ماحول ہے۔
بہت صاف ستھرا ماحول ہے اچھی صفائی ہوئی وی ہے ایک بھی مکھی مچھر
نہیں ہے تو ویسے ہی انسان کا دل لگتا ہے۔ اسے اچھا معلوم ہوتا ہے اب ایک ہے
انسان کی ذاتی صفائی انسان کے جسم کی صفائی صاف ستھرا جسم بندے نہاے
fresh دھو کے

ہو جاتا ہے۔ صاف ستھرے کپڑے پہن کے بندے اپنے آپ کو اچھا محسوس کر تا
ہے ۔لیکن ایک ہے صفائی جسم کی طہارت صفائی اور ایک ہے ۔وضو کرنا صاف
ستھرا جو آدمی ہے وہ ایک اچھے

mind state

میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد جب وہ وضو کر لیتا ہے تو اس کے اندر مزید لطا
فتیں آجاتیں ہیں ۔ایک پاکزگی کی جو احساس ہے بڑھ جاتا ہے ۔مثال کے طور پر
اگر کوئی شخص کسی کو عادت ہے ۔بد زبانی کرنے کی یا گالم گھولوج کر نے کی
بہت سارے لوگوں کو عادت ہوتی ہے نے گالی دیتے ہیں لیکن جب وہ بندے وضو
کر لیتا ہے۔ تو پھر وہ کوشش کرتا ہے کے اس کے منہ سے ایسی کوئی بات نہ
نکالے کیونکہ میں وضو سے ہوں وضو سے ہونے میبندۓ کو اپنے اندر سے رہنمائی
یہ ملی یا طاقید یہ ہوئی کہ وہ غلط کلمہ اپنے منہ سے نہ نکالے ہوے اور بہت
سارے کام ہم اشتاق برستے ہیں کہ وہ کام وضو کی حالت میں نہ کئے جائیں ۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ وضو جو کر نا ہے ایک کثافت سے انسان کو دور کرتا ہے۔
کثافت سے دور ہونا جو ہے۔ وہ ظاہری کثافتوں سے دور ہونا بھی ہے اور وہ
ذہنی اور فکری کثافتوں سے دور ہونا بھی ہے اسی طریقے سے صفائی کا جو
تعلق ہے ایک صفائی کا تعلق ہماری ظاہر سے ہے ۔ایک صفائی کا تعلق ہمارے
باطن سے ہے ۔ پاک صاف رہنا با وضو رہنا ایک ظاہری صفائی کا بھی اہتمام کر
نا ہے۔ لیکن با وجو رہنے نے انسان کی باطن صفائی کا عمل بھی آغاز ہوتا ہے۔
روزے رکھنا جو ہے روزے سے رہنا جو ہے ہوے نہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
ساتھ ایک ذہنی اورایک قلبی اور ایک روحانی تعلق کے قیام کا ذریعہ بنتا ہے۔ بلکہ
روزہ تسقیہ نفس کا یا باطن صفائی کا یا باطن کثافتوں کو دورکرنے کا ایک بہت
اچھا

tool

ہے ایک بہت اچھا ذریعہ ہے ایک بہت اچھا

Mhethade

ہے۔غالباً رسول اللہ ﷺ نے فر مایا :کہ حضور جب اللہ تعالیٰ کے یہاں میرے
معاملات پیش ہو نگے تو میں روزے سے ہوں. اس بات کو

Prefear

کرتے ہیں درجی دیتے ہیں کہ میں روزے سے ہوں ۔رسول اللہ ﷺ کثرت سے روزے
رکھتے تھے۔ شعبان کے مہینے میں اور یہ فر مایا :رسول اللہ ﷺ نے کہ شعبان میں
ایک رات ایسی ہے کہ جب انسانوں کے بارے ،میں اور زمین کے بارے میں، یہاں کے
معاملات کے بارے میں،فاصلے ہوتا ہے ۔ایک سال کے لئے اس کو ہم اسطرح سے
کہہ سکتے ہیں کہ آج کے دور میں یہ بات ہمیں آسانی سے سمجھ میں زیادہ
آجائے گی کہ اب سے کوئی سو سال پہلے تک سو ڈیرھ سو سال پہلے تک اگر آپ

Histry

کا مطالعہ کریں تو سو ڈیرھ سو سال سے پہلے سے یہ جو بجٹ آتا ہے نہ تو اس
کا رواج بھی نہیں تھا حکمتوں میں ایسا سالانہ بجٹ نہیں بناتے تھے
یہ ابھی کا کام ہے یہ جیسے جیسے انسان کوئی اپنے معاشرے کو

organisation

کر تا چلا گیا ہمختلف نظام تشکیل پائے بجٹ ہونے لگی، کہ سال کا بجٹ بنا لیا
جائے۔ لیکن سو سال پہلے یا ڈیڑھ سو سال پہلے کی آپ

histry

پڑھیں تو آپ کو یہاں مغل بادشاہوں کو دور زیادہ قریب رہا ہے اگر اس کو
پڑھیں تو مغل بادشاہوں کے

annual

میں بجٹ نہیں ہوتی تھی اور دوسری مملکتوں میں

annual badgeting

نہیں ہوتی تھی بس کہی سے پیسے آیا خرچ ہوگیا آیا خرچ ہوگیا پراپر طریقے
سے یہ بات نہیں ہوتی تو اب یہ بات سمجھنی آسان ہوگئی ہے کہ جس طرح
انول بجٹ ہوتا ہے اب آپ ایک چیز کا نام اور پڑھتے ہیں وہ ہوتا ہے

five years plan

پانچ سال کی منصوبہ بندی ،ایک سال کی منصوبہ بندی بھی ہوتی ہے، پانچ سال
کی منصوبہ بندی بھی ہوتی ہے، ایک سال کا بجٹ بھی ہوتا ہے، زیادہ مدت کا
بجٹ بھی ہوتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے ہمیں یہ بات سمجھ میں آتی
ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو نظام ہے وہ بہت زیادہ

organiz

ہے بہت زیادہ منظم ہے اور وہاں اللہ کے نظام میں مختلف

mines tones

کہہ لیں یا مختلف معیار کہہ لیبیا مختلف نظم و ضبط کہہ لیوے مقرر ہیں۔
اسی میں سے ایک یہ ہے کہ شعبان کے نفس میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ
تعالیٰ کچھ اپنے فر شتے کے ذریعے یا کچھ اپنے مکرب بندوں کے ذریعے اگلے سال
کی

Playning

کے ذریعے جو اللہ کے کارندے ہیں ان کو حکم دیتا ہے ان کو کہا جاتا ہے اور اسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ کا سال بھر کا رزق ،آپ کے معاملات ،آپ کی زندگی ،آپ کی موت اس کے بارے میں طے ہوجاتاہے۔ اس کے علاوہ ایک سنت رسول یہ بھی ہے کہ پندرویں شعبان کی شب نبی کریم علیہ الصلوٰ ة والسلام جنت البا قی میں تشریف لے جاتے تھے اور جو محرومین ہیں، ان کے لئے مغفرت کی دعا فر ماتے تھے تو اب دیکھے کثرت سے روزے رکھنا،ظاہری اور باطن صفائی کا اہتمام کرنا،اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مغفرت طلب کر نا ،اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا ،اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا اور جو ہم سے پہلے چلے گے ہیں اور اپنے لئے رزق میں برکت مانگنا اچھا دیکھے رزق جو ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے ، جو لوگ آپ پیسے کماتے ہیں، وہ رزق ہے صرف جو آپ کاروبار کرتے ہیں

job

کرتے ہیں ،اس میں جو پیسے کماتے ہیں ،اس کو صرف رزق سمجھنا پورے رزق کی تعریف نہیں ہوتی ،رزق ایک بہت بڑی اصلاح ہے جس کے واسع معنی ہیں ۔ رزق میں مالی وسائل بھی شامل ہیں ،رزق میں آپ کی صحت بھی شامل ہے ،رزق میں آپ کے جسمانی نظام میں ٹھیک ٹھیک کام کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے رزق میں شامل ہے ،رزق میں آپ کے گھر میں آپ کے گھر کے ماحول میں خیرو برکت کا ہونا آپ نے بہت سارے لوگ دیکھے ہونگے جن کی آمدانی میں کوئی کمی نہیں ہے جنکی آمدنی بڑی اچھی خاصی ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں ہمارے گھر میں خیروبر کت نہیں ہے۔ وہ آپ سے شکایت کرتے ہیں ان کو برکت نہیں ہے اور بہت سارے لوگ آپ نے ایسے بھی دیکھیں ہونگے جو ان کی نسبت کم آمدنی ہے۔ لیکن پھر بھی خوش ہیں اور ان کے اخراجات بڑے طریقے سے پورے ہوتے ہیں ،تو یہ جوررزق کا معاملہ ہے یہ ایک بڑی

row

سسٹم ہے تو اللہ تعالیٰ سے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ن تعالیٰ ہمارے رزق میں برکت عطا فر مائے ،معاشرے میں عزت اور احترام حاصل ہونا ،اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی سوسائٹی میں اپنے گھر میں خاندان میں اور معاشرے میںعزت و احترام عطا فر مائے او ر یہ جو عزت و احترام ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی دین ہے یہ جو عزت و احترام ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا بہت بڑا فضل ہے۔ بڑی اللہ کی مہربانی ہے اور آپ جب رسول اللہ ﷺ کی دعائوں کا مطالعہ کریںتو اس میں خود نبی کریم ﷺ کی ایک دعایہ ملے گئی یا اللہ تو لوگوں کے دلوں میں میرا احترام ڈال دے ،تو اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے احترام کی خواہش کرنا اور دعا کرنا یہ بھی سنت رسول ہے۔ یہ بھی رسول اللہ ﷺکی مسنوں دعائوں میں شامل ہے۔ تو ایک تو بات یہ ہے اور ایک اس کا روحانی پہلو ہے اب یہ روحانی پہلو یہ ہے کہ اچھا ہاں ایک جو ہے شعبان کی جو

Ativiti

ہے ایک تو اس کا تعلق ایک مقدس متبرک رات سے ہے ،جس کو فاصلہ کی رات
کہا جاتا ہے۔ ایک تو یہ جو شعبان کی

activity

ہے ،اس کو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آنے والے عظیم بابرکت مہینے کے لئے ذہنی
طور پر خود کو تیار کر نا ہے۔ یعنی یہ رمضان بڑا متبرک انتہائی بڑی عظمت اور
شان والا مہینہ ہے تو اس مہینے سے آپ

mentally

اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں، اس مہینے کے استقبال کے لئے تو آپ شعبان کو یہ بھی
کہہ سکتے ہیں کہ شعبان استقبال رمضان کا مہینہ ہے اور خود رسول اللہ ﷺ نے
شعبان میں کثرت سے روزے رکھ کر استقبال رمضان ہی کا اشارہ دیا ہے۔ تو
شعبان کے مہینے میں ایک تو یہ سارے اس کے پہلو ہوگئے اور ایک یہ کہ اس کا
روحانی پہلو ہے ،روحانی پہلو اس لئے ہے کہ تو دیکھئے روزے جو ہے نہ روزے
رکھنا ،روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن پاک میں'' اے ایمان والوں
تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے کہ تم سے پہلی امت پر فر ض کئے گئے تھے''تاکہ
اللہ تعالیٰ اس کا مقصد بھی بیان کر رہا ہے تاکہ تم متقی بن جائوں ،تو اس کا
مطلب یہ ہے کہ جو روزے کا نتیجہ نکل نہ ہے اس

exasis

کا اس عمل کا اس عبادت کا جو نتیجہ نکالنا ہے۔ وہ تقوی کی صورت میں نکلنا
ہے ،یعنی تقویٰ کی صفات آپ کے اندر زیادہ سے زیادہ آپ کے اندر نمایاں ہوں ،
زیادہ سے زیادہ وہ آپ کی شخصیت کا حصہ بنے اور متقی لوگ وہ ہیں جن کے
لئے یہ قرآن ہدایت کاذ ریعہ ہے ،دیکھئے قرآن سے

knolage

سب لوگ حاصل کر سکتے ہیں، غیرمسلم بھی حاصل کر سکتے ہیں، سب
حاصل کر سکتے ہیں، اس کے لئے کوئی قرآن پر ایمان لانا، یا رسول اللہ ﷺکی
رسالت پر اور اللہ کی وحدنیت پر یعنی لا الہ اللہ... کہنا اور قرآن سے فائدہ
اٹھانا نہیں ہے۔ قرآن سے غیر مسلم بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو کچھ قرآن میں
بیان کیا گیا ہے ایک ہے قرآن سے فائدہ اٹھانا وہ ہر ایک کے لئے ہے اور ایک ہے
قرآن سے بڑی خاص قسم کی ہدایت پانا ہو، جو خاص قسم کی ہدایت پانا ہے
وہ اللہ تعالیٰ فر ماتا ہے کہ یہ تو متقیوں کے لئے ہے یعنی اس سے ہدایت پانے کے
لئے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کی مختلف صفات پانے کا حامل ہو اورتقویٰ کی
طرف لے جانے والا موصل عمل قرآن پاک نے جو بتایا ہے وہ روزہ ہے،وہ صلات

بھی ہے ،وہ زکوٰۃ بھی ہے اور کئی کام ہیں۔ لیکن اس میں روزے کو بہت زیادہ
خصوصیت حاصل ہے اورروزے کا جو سب سے اہم جو پہلو ہے وہ یہ ہے کہ روزہ
اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی درجے کی قربت عطا فر مانے والا یا قربت دینے والا
ایک عمل ہے ۔جب ایک بندہ مومن اپنے پورے اخلاص کے ساتھ ایک درست فکر کے
ساتھ ایک درست طرز فکر کے ساتھ اللہ کی محبت میں اللہ کے خاطر روزہ رکھتا
ہے تو اس کا جو باطنی وجود ہے اس کا جو روحانی وجود ہے یہ عمل اس پر اثر
انداز ہوتا ہے۔ روزہ اس کی روح پر اثر انداز ہوتا ہے اور روح پر اس طرح اثر
انداز ہوتا ہے کہ روح کے پہلے مرحلے میںہماری مادی فکر کی وجہ سے جو
مختلف قسم کی کثافتیں ہیں جو روح پر آنے لگتی ہیں ۔روح کے اوپر جو کثیف
پردے پڑھنے لگتے ہیں۔ جن سے روح ایک بوجھل یا کثافت میں آجاتی ہے ۔روزہ وہ
عمل ہے جو انسان کی روح کو روح پر پڑے کثیف پردوں کو بتدریج دور کرتا ہے۔
روزہ وہ عمل ہے جو انسان کو اور انسان کی روح پر سے کثیف پردوں کو دورکر
کے بتدریج لطافت کو ابھرتا ہے۔ روح ایک انتہائی پر لطیف شے ہے ۔اللہ کا امر
ہے او ربہ انتہاہ لطیف ہے ۔روح کی لطافت متاثر نہیں ہوتی روح ایک ایسا اللہ
کا امر ہے جو خود کثیف نہیں ہوتی لیکن روح کے اوپر کثافتوں کے پر دہ آسکتے
ہیں۔ روح کے اوپر ہماری سوچ سے روح کے اوپر ہماری فکر سے روح کے
اوپرشوقوق شقاق سے ہمارے وصوصو ں سے اللہ کے اوپر ہمارے کم یقین سے یا
نہ یقین سے مادی اور معاشی معاملات میں ہمارے مختلف قسم کی جو الٹی
سیدھی Activities

ہیںان سے ہماری روح پر کثیف کثافتیں اور پردے آنے لگتے ہیں ۔روزے کے ذریعے
اور قیام صلات کے ذریعے اس صلات کے ذریعے جس میں ایک مومن کو مرتبہ
احسان ایک مومن جو ہے ایک مرتبہ احسان کا حامل ہونے لگتا ہے ۔اس صلات
کے ذریعے روح پر سے کثافتیں دور ہونے لگتیں ہیتو روزے کا جو سب سے بڑا
روحانی فائدہ جو ہے وہ یہ ہے کہ روزہ بندہ مومن کے اندر اس نظر کی بیداری
کا ذریعہ بنتا ہے۔ جس روحانی نظر سے بندہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور تجلیوں کا
دیدار کر سکتا ہے اور انسان کے اندر اس صلاحیت کواس فکر کو اور اس فہم
کوابیدارکرتا ہے۔ جس کے ذریعے ایک مومن اللہ تعالیٰ کی قربت کو محسوس
کرتا ہے۔ بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے بندہ کااللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ردا ور
ایک تعلق بنتا ہے اور وہ بندہ اس ردکو اس تعلق کو محسوس کرنے والا بن جاتا
ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا رد اور تعلق ہر وقت ہے ۔ایسا نہیں ہے
کہ ہم کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بنانے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو
کائنات کی ہر چیز کا ہر وقت تعلق قائم ہے اگر کائنات کے کسی جز سے یا کسی
نوع سے یا کسی

Planet

سے یا کسی اسٹار سے یا کسی

solar system

سے یا کسی

galaxy

سے اللہ تعالیٰ کا تعلق کسی سیکنڈ کے لئے بھی کسی

fraction

سے ٹوٹ جائے تو وہ فرد ہو،وہ نوع ہو، وہ نظام شمسی ہو ،یا وہ کائنات ہو
اس کا وجود باقی نہیں رہے گا ۔اللہ کی رحمت ہر آن ہر لمحہ سیکنڈ کے
ہزاروں حصہ میں بھی مسلسل اور متواتراپنی ہر نوع کو اور اپنے ہر تخلیق کو
اللہ کی رحمت سنبھالے وہ ہیں اور اللہ کی رحمت اسے

feed

کر رہی ہے مجھے اور آپ کو بھی ہر وقت ہر لمحہ سیکنڈ کے ہز رویں حصہ
میں بھی اللہ کی رحمت مجھے اور آپ کو

feed

کر رہی ہے تو یہ بات نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق بنانے چلئے
گے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو تعلق بنا بنایا ہے اللہ کے ساتھ تعلق میںذرا سا بھی تاتر
آئے گا تو میرا اور آپ کا وجود رذہ رذہ ہوجائے گا۔ ہمارا وجود عدم میں چلا جائے
گا۔ اصل جو کام ہے ہمارا روحانی اصلاح پر چلنے والے مسافروں کا مرشدکی زیر
پرستی زیر نگرانی ایک روحانی سفر کے سالکوں کا شاگردوں کا وہ یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے تعلق کو ہم خود محسوس کرنے والے بنے ۔تعلق تو ہے ہمیں وہ

feel

نہیں ہو رہا تو اب پیرو مرشد کی جو صحبت ہے پیرو مرشد کی جو تعلیمات
ہیں اور پیرو مرشد کی جو قربت ہے اور پیرو مرشد کا جو فیض ہے اپنے مرید کے
اوپر اپنے شاگرد کے اوپر وہ یہ ہے کہ وہ ا للہ تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنے مرید یا
شاگرد کے اندر ان صفات کو ابھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن صفات کی وجہ
سے بندہ خود اللہ تعالیٰ کی قربت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کو اس تعلق
کومحسوس کر لینے والا بن جائے تو یہ جو شعبان کا مہینہ ہے ہےجو کہ استقبال
رمضان بھی ہے اس مہینے میں کثرت سے روزہ رکھنا ہے یہ بھی در حقیقت تقویٰ
کی مختلف صفات کو حاصل کرنے کی ایک کو شش ہے اپنے وجود کے باطن میں
سے اپنے باطنی وجود میں سے کثافتوں کو دور کرنے کی ایک کوشش ہے اور ہمیں
چاہئے کہ ہم جب بھی کوئی بھی عمل کریں خواہ وہ عبادت میں ہویا اس کے
معاملات میں ہو تو ہم اس کے مقصد کو سامنے رکھے گے۔ روزہ کا مقصد تقویٰ

ہے۔ صلات کو مقصد مرتبہ احسان ہے۔ تو اس مقصد کو ہمیں سامنے رکھنا
چاہئے اور روحانی بزرگوں کی صحبت کا اور ان کے فیض کا یہی سب سے بڑا
فائدہ ہوتا ہے۔ کہ وہ انسان کو اس کی زندگی کے مقصد سے آشنا کر دیتے ہیں۔
اس کو بتاتے ہیں کہ تم یہاں اس دنیا میں آئے ہو تو یہ مقصد نہیں آئے ہو ۔
تمارے آنے کا کوئی مقصد ہے اور وہ مقصد کو ئی پائلیٹ بننا ،ڈاکٹر بننا ،انجینئیر
بننا ،آئی ٹی کا اسپشلیسٹ بننا ،یا کویہ اکنامکس بننا ،یا کوئی بڑا تاجر بننا یا کوئی
بڑا لیڈیر بننا یہ زندگی کا مقصد نہیں ہے یہ جو مقصد ہے یہ زندگی کے سانوی
مقاصد میں آتا ہے۔ یہ ہر انسان جو اس دنیا میں آیا ہے اس اپنی روزی روٹی کے
حصول کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا ہاتھ پائوں چلانے ہیں۔ کیونکہ اللہ
تعالیٰ کا نظام ہے ہی ایسا ہے اب اس روزی روٹی کے حصول کیلئے ہاتھ پائوں
چلاتے ہیں ۔اس میں ہم نے مختلف شعبے بنا لئے ہیں اب میں کہتا ہوں یار میں
اس شعبے میں ماہر بن جائوں۔ میں اس شعبے میں ماہر بن جائوں ۔میں اس
شعبے میں نام کما لوں۔ میں اس شعبے میں نام کما لوںمیں ایسا کر لوں ۔میں
ویسا کر لوں اب جس کے پاس کچھ نہیں ہے وہ کہتا ہے میں ایک چھوٹا سا مکان
بنا لوں۔ جب اس کا چھوٹا سا مکان بن جاتا ہے ۔تو وہ کہتا ہے میں بڑا مکان بنا
لوں اور جب بڑا مکان بن جاتا ہے تو وہ کہتا ہے میں اس سے بڑا کوئی مکان بنا
لوں ایک مکان ہو تو میدو مکان بنالوں تو زندگی کو جو مقصد ہے وہ یہ نہیں یہ
تو یہاں رہنے کے لئے مادی ضروریات کے حصول کے لئے ہیں اپنے لئے تو اہتمام
کرنا ہے روحانی بزرگوں کی صحبت کے زیر اثر روحانی بزرگوں کے فیض کی وجہ
سے روحانی بزرگوں کی تعلیمات کی وجہ سے ہیں یہ پتا چلتا ہے ہماری زندگی
کا اصل مقصد یہی نہیں بلکہ ہماری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ
ایک رد اور تعلق کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کے عرفان کی سعادتیں پانا ہے یہ ہے
اصل مقصد اور اس اصل مقصد کی طرف جو عبادات ہیں ۔جو عبادات کا نظام
ہے ہمارے دین کا روزہ، نماز،زکوٰۃ ،حج اور وہ تمام اچھی باتیں جن کے لئے رسول
اللہ ﷺ نے ہدایت فر مائی ہے وہ تمام باتیں اس مقصد کے حصول کے لئے انتہائی
اہم ذریعے ہیں اورساتھ ساتھ کچھ خصوصی مشغولیات یا خصوصی اشکال جسے
کے مراقبہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ورد کر کے اپنے اندر روشنیوں کا ذخیرہ کرنا
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہر اسم ایک طاقت رکھتا ہے۔ ایک خاص نور کی ایک
فرئکونسی کا حامل ہے ۔تو آپ اللہ کے جس قسم کا بھی ورد کرتے ہیں تو آپ
کے اندر اسی حساب سے روشنیوں ذخیرہ جمع ہونا شروع ہوجاتا ہے ۔تو روزہ
ہو، نماز ہو ،قرآن پاک کی تلاوت ہو، ان کا ایک کام یہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کے
باطن میں سے کثافتوں کو دور کرتے ہیں اور اگر آپ ان عبادات کے ان اشکال کے
صیحح مقاصد کو سمجھ کے اور ایک فوکس ہوکے ان کے اوپر عمل پیرا ہوں تو
آپ کا وجو د آپ کا جو باطنی وجود ہے اس میں سے اندھیرے دور ہوتے ہیں
اوراُجالے بھر جاتے ہیں ۔قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺکی تعلیمات ہمیں ظاہری
طور پر بھی اندھیروں سے نکال کر اجالوں کی طرف لاتیں ہیں اور ہمارے باطن

میں بھی اندھیرے دور کر کے ان میں اجالا کر دیتی ہیں۔ تو یہی ہم سمجھتے ہیں
کہ شعبان کا بھی یہی پیغام ہے شبرات میں بھی اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ
اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا کرم فر مائے، ہمیں ہر طریقے سے ہمارے رزق میں
برکت عطا فر مائے ،اس میں مادی وسائل میں بھی برکت ہو ،ہماری صحت میں
بھی برکت ہو ،ہمیںاللہ تعالیٰ صحت اور تندرستی عطا فر مائے، ہماری سوچ کو
بھی اللہ تعالیٰ اصلاح عطا فر مائے، ہماری سوچ میں بھی اللہ تعالیٰ پوزٹوٹی
عطا فر مائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے
اوپر یقین میں بہت زیادہ اضافہ ہو،ہمارا ایمان اور ہمارا یقین اللہ تعالیٰ کے
اوپر روز بروز بختہ اور مستحکم ہوتا چلا جائے ،رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر اور
آپ کی تعلیمات پر غور فکر کرنے کی اور اس کا صیحح فہم پانے کی اللہ تعالیٰ
توفیق عطا فر مائے اور اس عمل میں اللہ تعالیٰ ہماری مدد فر مائے، اللہ تعالیٰ
سے دعا ہے اللہ تعالیٰہمارے گھروں میں یہاں جتنے بھی حاضرین مجلس میں سب
کے گھروں میں اللہ تعالیٰ خیرو برکت عطا فر مائے ،سب کے اہل وعیال میں اللہ
تعالیٰ محبت ،حسن سلوک ،اتفاق تندرستی اور خیرو بر کت عطا فر مائے ،سب
کے جتنے بھی حاضرین مجلس ہیں سب کی اولاد کو اللہ تعالیٰ اچھا انسان بنے کی
توفیق عطا فر مائے، رسول ا للہ ﷺ کا ایک اچھا امتی بنے کا توفیق عطا فر مائے
اور اللہ تعالیٰ کے عرفانوں پر چلنے والا بنائے ،جو والدین ہیں ان کے اوپر جو اولاد
کے فرائض ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس رات کی برکت سے اور بنی کریم ﷺکے
نام نامی کی برکت سے اور رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے تمام والدین کو خوشیاں
عطا فر مائے، والدین کے اوپر جو بیٹیوں کے یا بھائیوں کے اوپر بہنوں کے جو فرائض
ہیں اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ وہ تمام اہل خانہ کو ان فرائض سے اچھے طریقے
سے بخدوشی عطا ہو، لڑکوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں اچھی تعلیم اور
اچھی صحبت اللہ تعالیٰ عطا فر مائے اور ان کو اچھے کردار کا حامل بنائے اور
اولاد کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اپنے والدین کی خدمت کرنے کی ا وراپنے والدین کی
آنکھوں کی ٹھنڈک بنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فر مائے ،والدین کو اللہ تعالیٰ
اچھی تر بیت کرنے کی توفیق عطا فر مائے ،سب کے رزق میں خیرو برکت ہو،
بیمارویوں سے شفاء عطا ہو اور ہمارے خاندان کے جو لوگ اب اس دنیا میں نہیں
ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کی مغفرت ہو اور انہیں اللہ تعالیٰ اپنے
فضل سے اپنی مہربانی سے اعلیٰ علین میں جگہ عطا فر مائے، سلسلہ عظیمیہ
کے جو ہمارے بہن بھائی اس دنیا میں نہیں ہیں جن کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہمارے
حامد بھائی کا شمع باجی کا سیدہ باجی کا ڈاکٹر صاحب کا بدر صاحب کا اور
ہمارے سلسلہ عظیمیہ کے جتنے بھی لوگ ہیں سب جو مرحوم جو اس دنیا سے
چلے گئے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فر مائے
اور انہیں اعلیٰ علین میں جگہ عطا ہو اور سلسلہ عظیمیہ کے امام حضور قلندر
بابا اولیائکی اللہ تعالیٰ مغفرت عطا فر مائے اور انہیں اپنی بہت زیادہ قربت عطا
فر مائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے عظیم حضرت خواجہ شمس الدین

عظیمی صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت اور تندرستی عطا فر مائے اور صحت اور سلامتی کے ساتھ انکا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ سلسلہ عظیمیہ پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو سلسلہ عظیمیہ کے اراکین پر اللہ تعالیٰ کا فضل کرم ہو، سلسلہ عظیمیہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والو کو اللہ کے رسول اللہ ﷺسے عشق اور محبت کرنے والوںکا سلسلہ ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سلسلہ عظیمیہ کے تمام اراکین پراللہ کا بہت فضل کرم ہو ،نبی کریم علیم الصلوٰۃ والسلام کی نظر رحمت نظر شفقت سلسلہ عظیمیہ پر ہمیشہ رہے۔ سلسلہ عظیمیہ کے اراکین پر ہمیشہ رہے۔ ہم جب تک اس دنیا میں زندہ رہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ،نعمتیں اوربرکتیںہمیشہ بر حال رہیں اور رسول اللہ ﷺ کی رحمت اور شفقت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اور جب ہم اس دنیا سے چلے جائے آخرت میںاللہ تعالیٰ کی مغفرت ہمیں عطا ہو اور حضرت محمد ﷺکی شفات اور رسول اللہ ﷺ قر بت ہم سب کو اللہ کے فضل سے عطا ہو ۔

...انا اللہ ...یا یھا الذین...دورد شریف ...صلی تعالیٰ

یہاں حاضری شب برات کے اس متبرک محفل میں حاضری آپ سب کو مبارک ہو، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حاضری کو قبول اور مقبول فر مائے اور ہمیں دنیا میں اور آخرت میں کامیابی عطا فر مائے اب سحری کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ حضرات سحری کے لئے تشریف لیجائیں۔اختتام

... بسم اللہ

... وصلی

شب قدر کے اس بابرکت مقدس متبرکۃ مجلس میں بھائیوں اور بہنوں السلام و علیکم ...اللہ تعالیٰ کا بہت ہی کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے پیغمبروں کا اور رسولوں کا ایک سلسلہ قائم فر مایا اور اس مقدس سلسلہ کی تکمیل اپنے محبوب باعث تخلیق کائنات نور اول نبی آخر حضرت محمد ﷺ پر فر مائی اور حضرت محمد ﷺکے قلب اطہر پر اپنی آخری کتاب قرآن پاک بذریعہ وحی نازل فر مائی۔ بحثیت سے پہلے مکہ میں رہائش پزیر حضرت ابراہم کے بیٹے حضرت اسمائیل علیہ السلام کی اولاد میں سے محمد بن عبد اللہ کی عمر جب تقریباً ۳۵ ،۳٦ سال ہوئی تو آپ اپنی معا شی او ر معاشرتی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر مکہ کے قریب واقعہ ایک پہاڑ میں ایک غار میں تشریف لیجانے لگے۔ اس غار کا نام جیسا کہ ہم جانتے ہیں غار حرا ہے۔ کبھی ایک مختصر وقت کے لئے قیام فرماتے اور کبھی زیادہ دنوں تک رسول اللہ ﷺاس غار میں قیام فر ماتے تھے ۔آپکی زوجہ حضرت خدیجہ قیام کے دوران کھانے پینے کی ضرورت کے لحاظ سے کبھی ستو اور کبھی کچھ اور چیز خوش چیزیں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کر دیتی تھیں اور پھر عبد اللہ بن غار حرا میں جاکر تشریف فر ماتا ہوتے اور غار حرا کی کچھ پوزشن ایسی ہوتی

ہیاگر اس میں اس کے دھیانے کی طرف رخ کر کے بیٹھا جائے۔ایک تو یہ کہ اس
میں ایک آدمی آسانی سے اس غار میںسمع سکتا ہے۔ اور اس میں اس کے دھیان
کی طرف رخ کر کے بیٹھا جائے تو وہاں سے مکہ اور خانہ کعبہ کا مشاہدہ کر
سکتا ہے۔ تو اس وقت قرآن نازل نہیں ہوا تھا اور جو عبادات ہیں ہجن عبادات
کو آج ہم جانتے ہیں مثلاً نمازیعنی صلات ،سوم اور دیگر عبادات وہ اس شکل
میں نہیں تھیں۔ جب اسلام کی معروف معنوں میں جو ابتداہ نہیں ہو ئی تھی تو
اگر ہم یہ کہیں کہ حضور ﷺ وہاں جاکر اللہ کی نشانیوں میں غور فکر کرتے تھے۔
کائنات میںکائنات کی حقیقت میں غور فکر کرتے تھے ،اللہ کی ذات اللہ کی
صفات پر غور وفکر کرتے تھے ،انسان کے خالق کے ساتھ انسان کے تعلق تخلیق پر
غوروفکر کرتے تھے۔ تو یہ سلسلہ غار حرا میں تشریف لیجانے والاکئی عرصے تک
جاری رہا۔ایک روز آپ یعنی حضور ﷺ غار حرا میں تشریف فر ما تھے۔ اللہ کی
نشانیوںکرتۓ نشانیوں میں غور وفکر کرتے تھے۔ اب اس غوروفکر کو اس کو بیٹھنے
کو اس جگہ تشریف لیجانے کو اپنے تمام معاشرتی معاشی معاملات سے ایک
طرف ہوکے وہاں بیٹھنے کوآپ ایک طرح سے متوقف ہو نا بھی کہہ سکتے ہیں۔
حضور وہاں متوقف ہوئے بعض کتابوں میں اس کا نام مجھے اس کی صیحح

pronountion

نہیں آرہی ہو تومجھے اس کے لئے معاف فر مائے گا۔تہانث لکھا ہے۔ اس عمل
کو تو اور وہٗ اللہ کی نشانیوں میں غورو فکر فر ماتے تھے ہوہا ں تشریف لیجاۓ
کو آپ ایک طرف سے متوقف ہونا کہہ سکتے ہیں اور اس عمل کو جوکہ اس
عمل کا نام نہیں لیا گیا لیکن آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ عمل ایک مراقبہ کا
عمل تھا ۔تو رمضان کی ایک شب تھی اور رسول اللہ ﷺابھی ان کی انہیں اس
چیز سے واضع طور پر آگاہ نہیں فر مایا گیا تھا ۔حضرت محمد ﷺ غار حرا میں
تشریف فر ما تھے کہ اللہ کے فر شتے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کی
خدمت میں حاضری دی اور ان سے کہا :ایک فرشتے ان کے سامنے ظاہر ہوا یعنی
حضرت جبرائیل ان کے سامنے ظاہر ہوئے اور کہا پڑھئے اقراآپ سب اس سارے
واقعہ کی تفصیل سے واقف ہونگے کہ یہ واقعی کس طرح پیش آیا ۔پہلی وحی
کا نزول ...اقرا بسم ربک الذی ...اورپھر نزول قرآن کے مقدس متبرک عمل کا
آغاز ہو گیا۔ وہ عظیم سات جب تک جو اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم ترین احسان اللہ
تعالیٰ کی عظیم ترین مہربانی قرآن کی شکل میں ،اور حضرت محمد ﷺ کی
بحثیت کی شکل میں ظاہر ہوئی ،اس عظیم ترین رات کو شب قدر کہتے ہیں
اور یہ عظیم ترین سات رمضان کے مہینے میں ہے۔ جسے کہ قرآن پاک میں ارشاد
ہے۔... شہرا رمضان الذی انزل فیہ القرآن...اور ابھی آپ نوافل میں تلاوت کر
رہے تھے۔ قاری کاشف کے ساتھ...انا انزلنہ فی لیلتہ القدر...اور ایک جگہ ارشاد
ربانی ہے۔ ...انا انزلنہ فی لیلتہ المبارکہ ...یہ قرآن شب قدر میں نازل ہوا ۔شب
قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ انتہائی شب ہے۔ مبارک رات ہے۔ اور رمضان

میں قرآن نازل ہوا اور رمضان میں ہی اور اللہ تعالیٰ نے امتی مسلمہ پر سوم
کی فرضیت کا حکم دیا :کہ اس میں جو شخص تم میں سے اس مہینے کو پائے وہ
تم میں سے سوم کی حالت میں گزارے جس کا ترجمہ ہمارے یہاں روزہ کیا گیا
ہے اور سوم کا مطلب یہ بتایا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکہ تم متقی بن
جائوں اور اسی قرآن پاک کی آیت میں سورہ بقرہ میںآخری میں اللہ تعالیٰ کا
ایک اور ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ آپ سے میرے بارے میں پو چھیں توآپ انہیں بتا
دیں کہ میں ان سے قریب ہوں پکانے والے کی یا دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا
ہوں اور اس دعا کو اللہ تعالیٰ قبول فر ماتا ہے ۔اللہ تعالیٰ کاکرم انتہائی بڑا
کرم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضرت محمد مصطفی ﷺ کی امت
میں پیدا کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا امتی ہونا دنیا کی ہر نعمت سے بڑی نعمت ہے اور
یہ نعمت ہم سب کو بغیر کسی کوشش ،بغیر کسی جدوجہد،بغیر کسی تلاش کے
اور بغیر کسی سوال کے مل گئی ہے ۔درحقیقت امت محمدی کا رکن ہونا
انتہائی درجہ ایجاز کی اور اکرام کی بات ہے اور پھر اس طرح کہ اپنی زندگی
میں اس طرح کہ عظیم مواقع میں اثر آنا جیسے کہ رمضا ن کا پورا مہینہ خود
صلات جس کا حاصل مرتبہ احسان ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہے اور سوم جس کا
حاصل تقویٰاور اللہ تعالیٰ کی قربت ہے ۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی
ہے، حدیث کفی ہے کہ اللہ تعالیٰ فر ماتا ہے :''کہ روزہ میرے لئے ہے اور روزہ
کی جزا میں خود ہوں''تو ہم سب کو اس بات پر غور کر نا چاہئے کہ جو اللہ
تعالیٰ نے جو عبادات کا نظام قرآن کے ذریعہ امت مسلمہ کو عطا فر مایا ہے اور
ہمارے آقا ہمارے مولاحضرت محمد ﷺ نے ان عبادات کی ادائیگی کے لئے جو طریقے
ہمیں تعلیم فر مائیں ہیں۔وہ باتیں خود ہمارے لئے کتنی بڑی نعمت اور کتنے بڑے
انعام کا درجہ رکھتے ہیں۔ صلات کی جزا اللہ کا دیدار مرتبہ احسان، سوم کی
جزا اللہ کی قربت اللہ خود اور وہ شخص رسول اللہ ﷺکا وہ امتی رسول اللہ ﷺ
کا وہ شرف غلامی کو محفوظ کرنے والا وہ بندہ جو صلات اور سوم کے پورے
تقاضو ں کو سمجھتے ہوئے ان تقاضوں کی تکمیل کی کوششیں کر رہا ہو ۔جن
سوم کی حالت میں رات قیام میں بشر کر رہا ہو۔جیساکہ حضور کریم نبی ﷺ کا
ارشاد ہے کہ رمضان میں دن میں سوم اور فرض ہے یا رات میںقیام نفل ہے یا
میری سنت ہے اور جس طرح سے رسول اللہ ﷺ نے رہنمائی فر مائی ہے، تعلیم
دی ہے اور جس طرح رسول اللہ ﷺکے روحانی علو م کے وارث اولیاء اللہ اور
صوفیہ اکرام نے ان تعلیمات کی تفہیم اورتشریح کی ہے اس کے مطابق آپ
صلات سوم اورقیام الیل کے ساتھ جب رمضان کی شب روز گزارتے ہیں تو
رمضان کےء دو عشرے مکمل کرلینے کے بعد آپ کے وجود کے مادی رخ پر آپ کے
وجودکاباطن رخ کا یا اپکا روحانی رخ کاکیفیات کا غلبہ ہونے لگتا ہے انسانی وجود
جیسا کہ ہم سب جانتے ہیکہ روح جسم پر مشتمل ہے۔ لیکن ہم اس دنیا میں
اپنی مصروفیات میں نفس کے اپنے اوپر غلبہ کی وجہ سے شیطان کی چالوں کی
وجہ سے اور اپنی خطیوں اور اپنی غفلتوں کی وجہ سے اپنی روح کو نہ تو ٹھیک

طرح پہچانتے ہیں اور نہ ہی اس کے حقوق سمجھتے ہیںاور نہ ہی اس کے حقوق
کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں جوکہ روح ایک انتہائی
لطیف شئے ہے اللہ کا امر ہے اس کے ارد گرد کثافت کے دبیز پر دے حائل کرنے کے
ذمہ دار بنتے چلئے جاتے ہیں۔ رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینے میںصلات سوم
اور قیام الیل کے ذریعے ہمیں اس بات کا موقع اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی
طرف سے فراہم کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی روح کے ارد گرد چھائی ہوئی ان
کثافتوں کو دور کریں۔ روح کی لطافت اوپر آسکے ہروحانی نظر بیدار اور متحرک
ہوسکے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اللہ تعالیٰ کے کرم سے اللہ تعالیٰ ساتھ
ایک تعلق محسوس کرنے والے بندے پر اللہ تعالیٰ رحمتوں کا اور اللہ تعالیٰ کی
رضا کا اظہار شب قدر کے عنوان اور برکت کے ذریعے ہوسکے ہجیسا کے خود اللہ
تعالیٰ نے فر ما دیا ہے ...ان انزلنہ فی لیلتہ القدر......جس میں ملائکہ روح جس
کے بارے میں روایت کی جاتی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف
اشارہ ہے یہ زمین پر اترتے ہیں اب زمین پر اترنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے تو
ہر روز زمین پر موجود رہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس فر شتے موجود
ہیں سلسلہ عظیمیہ کے امام حضور قلندر بابا اولیاء فر ماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا
نظام کچھ اس طرح چل رہا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ بیس ہزار فر شتے اس
کے سسٹم کو چلا رہے ہیں تو اور بھی فر شتے ہیں جو دوسری مخلوقات کی
دیکھ بھال کر رہے ہیں جمادات کی نبادات درختوں کی پہاڑوںکی ہوائوں کی
سمندروں کی چاند ،ستاروں کی فر شتے تو ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ تو جب
قرآن پاک یہ کہتا ہے کہ ...تنزل الملائکتہ والروح...کہ ملائکہ اور روح الکس نازل
ہوتے ہیں ہاللہ تعالیٰ کی مرضی سے تو اللہ تعالیٰ کے ازن سے تو اس کا مطلب
ہے کہ کوئی ملائکہ کا خاص گروں ہے ہجو بطور خاص اللہ تعالیٰ کے حکم پر...
فیہ با ذن ربھم من کل امر سلام...زمین پر اترتا ہے ،مساجد کا رخ کرتا
ہے ،گھروں کا رخ کرتا ہے، جہاں جہاں اللہ کے بندے اس کیفیت سے سر شار ہیں
ہجس کے بارے میں میں نے ابھی آپ سے عرض کیا۔ اس طرف رخ کرتا ہے اور
جن پر ہمارے اوپر اللہ کا کرم ہوتا ہے جیسے کہ انہیں عام الفاظ میں کہا جاتا
ہے انہیں شب قدر نصیب ہوتی ہے ہبعض روایت میںآتا ہے کہ ایسا بندہ ایسا
سعید بندہ مقبول بارگاہ بندے میں فر شتوں کا دیدار کرتا ہے۔ تجلی کا دیدار کرتا
ہے اور بعض روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ فرشتے اس سے ملتے ہییعنی جیسے
آپ کسی سے ملتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں تو آپ دیکھے کہ کتنی بڑی مہربانی
قرآن کے نزول اور رسول اللہﷺ کی بحثیت کاشکر کرنے والے بندے کے لئے اللہ
تعالیٰ نے مقررفر ما دئیے اور قرآن میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس میں کوئی
تخصیص نہیں ہے ہیہ فضان الہیٰ سب کے لئے عام ہے جو بندے اللہ اور اللہ کے
رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ان مبارک ساتوں کو بسر کرے ہاس میں سے
کوئی بھی اس سات کو اللہ تعالیٰ یہ جو کرم بھی ہے اس میں ہو سکتا ہے اس
پر کوئی تخصیص مر دوں پر نہیں ہے کہ یہ مردوں پر ہوگا عورتوں پر نہیں ہوگا

۔ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔اس میں عورت ہو یا مرددونوں اللہ تعالیٰ کی
تخلیق ہیں۔ایک تخلیق کے دو رخ ہیں۔ تو کسی خاتون کو بھی یہ شرف مل سکتا
ہے کہ کسی صاحب کو یعنی بندے کو مرد ہو یا عورت ہوبوڑھا ہو، نوجوان
ہو،کم عمر ہو جس پر بھی اللہ تعالیٰ کی مہر بانی ہوجائے وہ شب قدر کے
عنوار سے اس کی ذات روشن اور منور ہو سکتی ہے ۔مگر اس کے لئے ضروری
ہے کہ ایسا بندہ صلات اور سوم کا حق ادا کرنے والا ہو اور اپنی روح کے ادر گرد
کثافتوں کو دور کرنے کی اورارادی طور پر کوشش کرنے والا ہو۔ مختصرہم یہ
کہہ گے کہ صلات کا مقصد اللہ ہے ۔سوم کا مقصد اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی
خوشی کا اور رضا کا بندہ پرمہربانی کا اظہارکا انوارشب قدر کی تجلیات
اورانوارسے ہوتا ہے۔ اب یہ شب قدر عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ روایت جو
ہیں وہ یہ ہیں کہ رمضان کے آخری عاشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کیا
جائے۔ اب دیکھے یہاں پر بھی ایک اہم بات ہے کہ ہمارے آقا نے ہمارے مولا نے
اسے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ شب قدر جو ہے یہ اکیس کو بھی ہو
سکتی ہے، تیس کو بھی ہو سکتی ہے، پچیس کو بھی ہو سکتی ہے، ستائیس کو
بھی ہو سکتی ہے، انونتیس جو بھی ہو سکتی ہے، ایسے تلاش کر نا ہے۔ تلاش
کرنے کامقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں پوری یکسوئی پورا انہماک اور
ایک قلبی اور روحانی طورکا حامل نور مجسم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تھے ۔تو آپ سوچئے کہ اس کے جو انوار ہیںاس کو آپ کتنے زیادہ ہو
نگے اور میں کتنی زیادہ

dencity

ہو گی .اس کو سمجھنا کسی دنیاوی پیمائش کے پیمانوں سے ممکن نہیں ہے اس
لئے کہ صاحب قرآن حضرت محمد ﷺ کواللہ تعالیٰ نے میراج عطا فر مائی اور
میراج رسول اللہ ﷺ کو حضرت محمد ﷺ کو جسمانی طور پر ہوئی. آپ مکہ
معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور بیت المقدس سے پھر آپ کا
آسمانوں کی طرف سفر شرو ع ہوا اور مختلف آسمان وں سے ہوتے ہوئے
حضرت جبرائیل کے ساتھ پھر آپ ایسی جگہ پہنچے۔ اسے مقام پر پہنچے ہجہاں
حضرت جبرائیل نے عرض کیا اس سے اگے تو میں بھی نہیں جا سکتا جہاں اللہ
تعالیٰ کے مقرب ترین فر شتے کی جس سے آگے رسائی نہ ہو تو پتا نہیں وہ کتنے
فاصلے ہونگے ہوں کیا مقام ہوگا وہاں کیا عالم ہوگا تجلی کا کیا عالم ہوگا
جب شب قدر میں رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہو رہی تھی تو روایت کے
مطابق حضور ﷺایک طرح سے گھبراہٹ محسوس کر رہے تھے اور جب جبرائیل
نے کہا پڑ ھئے تو حضرت محمد ﷺ نے فر مایا :کہ پڑھاوا نہیں ہو ںے تو جبرائیل نے
آپ کو گلے لگایا اور آپ کو زور سے کھنچایعنی ایک طریقے سے ہم کہہ سکتے ہیں
کہ جبرائیل نے اس وقت رسول اللہ ﷺو کو تسلی دی ۔ایک طرح سے ہم کہہ
سکتے ہیں کہ گلے لگا کر ہم کسی کو اسے موقع پر تسلی دیتے ہیں نہ لیکن

وہی جبرائیل صدرہ منتحاہ سے آگے کہتے ہیکہ اس سے تو آگے میں بھی نہیں جا
سکتا اور پھر رسول اللہ ﷺاللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشریف لے گئے پتا نہیں کتنے
مقام ہونگے ۔لیکن جب سب سے واپسی ہوئی تو زمین پر ایسا تھا جیسے چند
لمحے گزرے ہوں۔ تو بیان کا مقصد یہ ہے کہ جو نزول قرآن کی جو ساتیں ہیں
اس میں نور نورانیت تجلی انتہائی درجہ مرتقس

concerntrate

فوم میں اثر انداز ہوتی ہے اور اس عظیم نعمت کو پانے کے لئے عظیم نعمت کو

receive

کرنے کے لئے اسی طرح کی تیاری ہو تی ہے۔ آپ اپنے لئے کوئی گول مقرر کرتے
ہیں ۔کوئی مقصد مقرر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کہتے ہیں کہ صاحب
مجھے اتنے پیسے کمانے ہیں ۔مہینے میں مجھے کوئی صاحب

job

کرتے ہیں۔ ان کی ایک اچھی

Salary

فیکس ہو جاتی ہے۔ کوئی خاص پڑی کولر کا بندہ ہوتا ہے اس کی

Diamond

زیادہ ہوتی ہے تو اس کی سیر لی بھی زیادہ ہوتی ہے.لیکن اس جوب سے پہلے
آپ دس سال کا میٹرک دو سال کا انٹر چار سال یا دو سال کا گریجو یٹیٹ کر کے
اپنے آپ کو اہل بناتے ہیں اس جگہ پر

place ment

کا جس کے بعد آپ کو پانچ ہزار، دس ہزار ،پندرہ ہزار، پچاس ہزرا،لاکھ جو
بھی سیرلی آپ کی مقرر ہوگی اور جس سے آپ

satisfied

ہوتے ہیں۔ چلو یار اچھی سیرلی ہے یہ سوچئے کہ اس کی لئے اہلیت بنا نے کے
لئے آپکی زندگی کے کتنے سال لگتے ہیں اور تعلیم کے میدان میںآپ کتنی محنت اور
جستجو اور کوشش کرتے ہیں ۔تو اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے لئے اس انعام کوتیار
کرنے کے لئے جتنی بڑی جتنی بڑی یہ سعادت ہے جتنا بڑا یہ نام ہے اس کے لئے
ہمیں اس کے حساب سے اپنی ذات کواپنے باطنی وجود کو تیا رکرنا ہوگا اور یہ
ایک مسلسل عمل ہے۔ سوم کی شکل میں ہمیں رمضان کا مہینہ اس میں
ہمارے لئے بہت موامن اور مدد گار ہوتا ہے اور صلات کی شکل میں ہمیں سارے

سال آپ اپنے آپ کو اس چیز کے لیئے تیار کرتے ہو توضرورت اس چیز کی ہے آج کی رات شب قدر خواہ وہ کسی دن بھی ہو خواہ ستائیس کو ہو خواہ پچیس کو ہو خواہ انتیس کو ہو اسے کوئی محدود ایکٹویٹی یا محدود عمل نہ سمجھا جائے بلکہ اللہ کی قربت پانے کے لئے اللہ کی زندگی کا ہر دن اور ہر لمحہ اس کی تیاری میں صارف ہونا چاہئے اور اس کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کی امت میں ایک بہت اچھا اہتمام اور انتظام کیا گیا ہے اور وہ سلاسل ترقت کی شکل میں روحانی تعلیم اور تربیت کا انتظام ہے ،تسقیہ نفس کا اہتمام ہے، روح کو سمجھنے کا اہتمام ہے اور روحانی نظر کو بیدار اور متحرک کرنے کا انتظام اور اہتمام ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو ئے سوم کو سمجھنے اوراس پرعمل کرنے کی اور اس عبادت کو ادا کر نے کی تو فیق عطا فر مائے اور اپنی روح کو سمجھنے روح کو واصف پانے کی اور اپنا تسقیہ نفس کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فر مائے ،یہ جوکچھ ہے سارے دنیا مین جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت نے مجھے آپ کو جس کمرے میں ہال میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں اس کے ایک ایک دارودیوار کو اس زمین کو اس زمین پر بسنے والی ہر مخلوق کو ستاروں کو سیاروں کو کہکشائوں کوآسمانوں کو انسانوں کو جنات کو فر شتوں کو اور تمام مخلوقات کو اللہ کی رحمت نے سنبھالاہوا ہے مجھے آپ کو ہر لمحہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی رحمت نے سنبھا لا ہو ا ہے ۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق کے قیام کی کوشش کریں ۔ایک ذہنی قلبی اور روحانی قیام کی کوشش کریں۔ اب دیکھئے یہ بھی اس بات کو بھی سمجھنے کی بات ہے تعلق کو سمجھنا جو ہے تعلق کا جو قیام ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو قائم نہیں کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو تعلق ہمارا ہر لمحہ قائم ہے۔ اگر اللہ کی رحمت ہم سے ایک سیکنڈ فرکشن کے لئے بھی اپنا ناطہ توڑ لے تو ہمارا وجود رذہ رذہ ہو کر بکھرجائے گا اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بنائوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کروتو اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ اپنے end

سے اس تعلق کو محسوس کر نے والے بنوباللہ تعالیٰ تو مہربانیاں کر رہا ہے ہمارے اوپر رحمتیں ہر لمحے ہر آن ہمارے ساتھ ہے میرے

End

سے کیا ہو رہا ہے کو میری

Eproment

کے لئے ہے میرے تسقیہ نفس کے لئے ہے جس طرح بجلی میں ایک بلب جلتا ہے complete ٹو وئے ایک سرکٹ بنتا ہے نہ ٹووئے بنتا ہے تو کہتے ہیں سرکٹ

ہوتا ہے تو اسی طرح سے

toway

کا

competion

ہونا چاہئے کہ میں بھی اللہ کی ان مہربانیوں کو محسوس کرنے والا اور اس
قربت کو محسوس کرنے والا بنوں اس چیز کو سمجھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے
وارث اولیاء اللہ اور صوفیہ اکرام انسان کی بہتری فر ماتے ہیں رسول اللہ ﷺ
کی تعلیمات کا رسول اللہ ﷺ کے پیغام کا تساسل ہے اور ان سلاسل طریقت نے
ان انسان کی باتری تر بیت کی طرف زیادہ تواجو مر کوز کی ہے تو ایک مسلمان
کے لئیایک امت مسلمہ ایک امتی کے لئے فقہ کو سمجھنا فقہ کے امور
کوسمجھنایعنی آپ نے نماز پڑھنی ہے تو نماز کتنی ہوتی ہے کس وقت پڑھی جائے
گی ۔کس نماز میں کتنی رکعتیں ہیں روزہ رکھنا ہئے۔ روزہ کیسا رکھا جائے گا۔
کب ٹائم شروع ہوتا ہے ۔کب ٹائم ختم ہوتا ہے۔ روزہ کن کن باتوں سے متاثر
ہوتا ہے نماز کے کیا کیاشرایعت ہیں؟ یہ جانے کے لئے آپ کو فقہ کے عالم سے
شاگردی قائم کرنا یا فقہ کے عالم سے راجو کرنا ضروری ہے۔ لیکن نماز یا صلات
میں حاضری کا احساس کیسے بیدا ہوگا۔دل کیسے لگے گا۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ
ایک قربت کیسے محسوص ہوگی۔ سوم کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی قربت
کیسے محسوس ہو گی۔ سوم کیا تقاضہ کرتا ہے فقہ ہی تقاضہ نہیں باطنی
تقاضہ ان کو فقہ کے عالم کا شعبہ وہ نہیں ہے وہ عالم ظاہر کا شعبہ نہیں ہے
وہ شعبہ عالم باطن کا باطنی علوم کاشعبہ ہے۔ جنہیں ہم اولیاء اللہ یا صوفیہ
اکرام کہتے ہیں۔ تو رمضان کو سمجھنے کے لئے ،سوم کو سمجھنے کے لئے، صلات
کو سمجھنے کے لئے، یعنی سمجھنے سے مراد ہے مقصد کے حوالے سے سمجھنے کے
لئے شب قدر کو سمجھنے کے لئے شب قدر کی تیاری کرنے کے لئے ہمیں روحانی
بندے کی ضرورت ہے۔ یہ عالم ظاہر کا شعبہ نہیں ہے یہ عالم باطن کا یہ عالم
روحانی کا شعبہ ہے اور اس کے لئے ہر مسلمان کی نہ گوزی ضرورت ہے کہ وہ
فقہ کے معاملات کو بھی سمجھے اور وہ دین کے باطنی اسلام کے پہلو کو
بھی سمجھنے والابنے اور صلات کے مقصد کے لئییعنی مرتبہ احسان کے لئے اور
روزے کے مقصد کے لئے یعنی اللہ کی قربت کے لئے اور شب قدر کے انور اور
تجلیات کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سب دعا
کرنی چاہئے کہ حضرت محمد ﷺ کی نظر رحمت اور شفقت سے اللہ تعالیٰ کی
مہربانی سے ہماری روحانی نظر بیدار ہو ۔ہمیں اللہ کے ہمارے لئے تسقیہ نفس
کے مراحل ہمارے لئے آسان ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی حاضری کا احساس
نصیب ہو اور ہمیں شب قدر کی عظیم ساتیں ہمارے لئے سعادتامت بن کر نازل
ہوں۔ ہمیں شب قدر نصیب ہو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہاں سب حضرات و
خواتین کی حاضری کو اللہ تعالیٰ قبول فر مائے، ہمیں اقرآن پاک میںا للہ کی
آیاتوں میں غو رو فکر کرنے کی توفیق عطا فر مائے ،رسول اللہ ﷺ کی جو تعلیمات

ہمیں انکا صحیح فہم حاصل کرنے کی توفیق عطا فر مائے اور اللہ تعالیٰ ہماری عبادتوں کو قبول فر مائے ،رمضان کی برکتیں اللہ تعالیٰ نازل فر مائے، ہم پراور ہمیں اللہ تعالیٰ شب قدر کے انوار اللہ تعالیٰ ہمیں نصیب فر مائے ۔اب ہم تھوڑی دیر کے لئے مراقبہ کریں گے کیونکہ یہ شب قدر ہے۔ آخرت ہے رمضان کی آخری عشرے کی روزے کا جیسے میں میں نے آپ سے عرض کیاہے سوم کا مطلب بھی اللہ ہے اور صلات کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے تو ہم اس میں مرتبہ احسان کا مراقبہ کریں گے اور مرتبہ احسان کے لئے نبی کریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم صلات قائم کرو تو اس طرح کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ کیفیت اللہ کی نہیں ہو پاتی تو اسے پہلے

step

کہ طور پر سمجھ لیں کہ پھر یہ محسوس کرو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے اوراللہ تو ہمیشہ ہر حال سب کا ولی وارث نگہبان اور شاہد ہے ۔تو ہم مراقبہ کریں گے۔ مراقبہ سے پہلے ہم اجتماعی طور پر تھوڑی سی دیر کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کا اسماء یاحیی یا قیوم کا بلند آواز سے ذکر کریں گے اور اس کے بعد دورد شریف کا ذکر اور پھر مراقبہ ۔

بسم اللہ ...یاحیی یا قیوم جو ہے وہ ایک سانس میں تین مرتبہ ذکر جہری کے طور پر پڑھنا ہے پہلے میں ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہوں پھر آپ ہمارے بہن بھائی حضرات خواتین مل کر پڑھئے گا بسم اللہ ...یا حیی یا قیوم ...یا حیی یا قیوم ...یا حیی یا قیومہ اس میں جب آپ تیسری مرتبہ قیوم کہیں گے۔ تو و کی آوا زنکالتے وقت ہونٹوںکا تھوڑاسا گولائی میں لے لیںاور م کی آواز ادا کرتے وقت تھوڑی دیر کے بعد دونوں ہونٹوں کو ملا لیں۔آپ کو اس میں ایک خاص قسم کی
vaibration

ایک گونج اپنے باطنی وجود کے حصے میںاندر محسوس ہوگی۔ ایک کرنٹ یا ایک

vaibration

کا احساس ہوگا اور ایک خاص جسم میں کیفیت محسوس ہوگی یا حیی یا قیوم کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بعد دودرخضری کا ذکر کریں گے۔

جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت اللہ تعالیٰ کی پاکی اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کی جائے ۔اللہ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حدیہ صلات پیش کیا جائے اوراپنے اس اور انکساری اپنی کمزوری کا اظہار کیا جائے ۔اس لئے کہ انسان ایک طرف تو اشرف المخلوقا ت ہے ۔دوسری طرف وہ ظالم اور جاہل بھی ہے اور بہت کمزور ہے ۔بڑے بڑے ظلم والے لوگ اکڑنے والے لوگ اپنی دولت پر یااپنے کسی اختیارپریااختیدار پر پیر میں پھانس چب

جائے نہ چھوٹی سی پھانس چب جائے یا دانت میں درد ہوجائے یا کان میں درد
ہوجائے تو ساری انسان کی اکڑ جو ہے نہ پھانس چبنے سے برابر ہو جاتی ہے تو
کس بات کا غورور کس بات کا تواکر اللہ تعالیٰ کو نا پسندیدہ جو انسان میں چیز
لگتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اس کا اکڑنا اور غورور کرنا ہے ۔دوسرے انسانوں کے
اوپر تو اس میںجو ہے اللہ تعالیٰ کی بندے کی عاجزی اور انکساری پسند ہے اور
شب قدر کی جو دعا رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فر مائی ہے۔ اس میں بھی عاجزی کا
ذکر اس انداز میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ
کو ہمیشہ اپنی غلطیوں پر خطیوں جو ہماری نظر میں ہیجو ہماری نظر میں
نہیں ہوئیں ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنی چاہئے ۔شب قدر کے
دستور اللہ نے یہ تعلیم قائم فر مائی ہے کہ ... اللھم ...تو آج کی اس متبرک
محفل میں جتنے بھی لوگ موجود ہیں ہوے سب اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر
اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔اللہ وحدولا شریک ہے
اللہ ایک ہے اللہ کا کوئی شریک نہیں ،اللہ کا کوئی خاندان نہیں ،اللہ کسی کا
بیٹا نہیں، اللہ کسی کا باپ نہیں ،اللہ تنہ تنہاہے اس خالق کائنات کا خا لق اور
مالک ہے۔ جب تک وہ چاہے گا چیزیں اپنی فطرت کے مطابق چلتی رہیں گی۔
جب وہ چاہئے گا چیزیں ادم سے مدوم ہو جائیں گی ۔الصلوٰۃ والسلام اللہ کے
بندے حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کے نبی رحمت اللعالمین ہم اللہ کے دربار میں
حاضر ہو کر اللہ کی رحمت کی طلب کار ہیں ۔اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمتیں
اس کی مغفرت اور اس کی بخشش کا سوال کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے
گناہوں کو ہماری خطائوں کو ہماری باطنی ہر قسم کی گناہوں اور خطائوں کو
معاف فر مائے ،اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا کرم فر مائے، ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ
اپنی رحمتوں اپنی برکتوں نعمتوں عطا فر مائے، یہاں جتنے بھی حاظرین مجلس
ہیں سب پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں ،ان کے
گھر والوں پر حاظرین مجلس کے گھر والوں پر اہل خانہ پر اور تمام ان کے
دوستوں پر اللہ تعالیٰ بہت برکت عطا فر مائے، انہیں دنیا میں عزت احترام
خوشحالی خیر اور عافیت عطا فر مائے اور جن جن لوگوں نے بھی دعائوں کے لئے
کہا ہے شب قدر میں دعائوں کے کئی ہزار حضرات نے خواتین نے اپنے نام درج
کرائے ہیاوراس کے آگے مقصد لکھا ہے تو سب کے نام تو نہیں پڑھے جا سکتے
سب مل کر دعا کریں کہ جن جن لوگونے بھی اللہ کے دربار میں درخواست کی
ہے اللہ تعالیٰ ان سب کی درخوستونکو خیر اور عافیت کے ساتھ پورا فر مائے اور
سلسلہ عظیمیہ کے دیگر مراکز میں جہاں بھی لوگونے دعا کے لئے درخواست کی
ہے ہروزگار کے لئے، صحت کے لئے، اپنے بیٹوبیٹیوں کی شادی کے لئے، اپنے بچوں
کی خوشحالی کے لئے، سعادت مندی کے لئے ،فر مانبراری کے لئے ،سب پر اللہ
تعالیٰ اپنا فضل و کرم فر مائے، جتنے بھی ہمارے بہن بھائی ہیاللہ تعالیٰ ان کی
روحانی صلاحیتوں میں اضافہ فرمائے ،سب کو اللہ تعالیٰ اپنے انوار سے منور فر
مائے ،ہم سب کو اللہ تعالی اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کی نظررحمت شفقت اور

محبت عطا فر مائ ،الل کر ک مارا دل مارا وکود عشق الی س لبریز و
جائ، مارا دل اور مارا وجود نبی کریم کی عشق س سر شار ر ،م پر الل
تعالیٰ کا فضل کرم و، میں دایت نصیب و،میں سیدھ راست پر چلن کی
تو فیق الل تعالیٰ عطا فر مائ، سلسل عظیمی میں کتن بھی ب‌ن بھائیوں ن
دعائوںک لئ کا اور جتن بھی ی مار سلسل عظیمی ک اراکین یں اور
جو مرشد ک ساتھ کراچی میں کراچی س بار شروں میں دوسر ملکوں میں
مرشد حضرت خواج الشمس الدین عظیمی صاحب ک ساتھ ان ک مشن میں
موارت کر ر یں ان سب ک لئ دعا ک الل تعالیٰ ان سب کی مفلسان
کو ششوں کو قبول فر مائ اور انیں بت زیاد اجر عطا فر مائ ،اس دنیا میں
بھی انیں خیرو برکت نصیب فر مائ اور آخرت میں بھی اپنی مغفرت س
نوازیںاورانیں رسول الل کی شفات عطا فر مائ ،الل تعالیٰ س دعا کریں م
س اس دنیا میں آن ک بعد اس مختصرـ سی زندگی میں اپن مادی مفادات ک
لئ ،اپن شوق ک لئ ،اپنی خواشات ک لئ کسی بھی طریق س م س جو
بھی غلطیاں وئیں خطائی و لبزیشیںوئیںالل تعالیٰ میںمعاف فر ماد، م الل
تعالیٰ ک دربار میں اپن گناوں کا اطراف کرت یں م الل تعالیٰ س معافی
طلب کرت یں، الل تعالیٰ ماری خطائوں پر نظر ن رکھ الل تعالیٰ میں
معاف فر ما د ،الل تعالیٰ میں اپنی بخشش اور مغفرت فر مائ، م لوگ بت
کمزور لوگ یں بت ی کمزور یں الل تعالیٰ میں حفظ اعمان میں
رکھ ،الل تعالیٰ میش ماری مدد فر مائ، الل تعالیٰ میش مارا حامی اور
ناصر ر، الل تعالیٰ میں میش سیدھ راست پر چلن کی تو فیق عطا فر
مائ اور الل تعالیٰ میں میش قرآن پاک کی آیاتومیں غوروفکر کرن کی
اوررسول الل کی تعلیمات میں غورو فکر کرن کی تو فیق عطا فر مائ ،میں
رسول الل ک راستوں پر چلن کی تو فیق عطا فر مائ، رسول الل ک
مشن کی انک متبرک مقدس مشن کی خدمت کرن والوں میں مارا نام لکھ ل،
یا الل تو رسول الل ک غلاموں میں اور ان ک چان والوں میں مارا نام لکھ
د، میں رسول الل کی نسبت عطا فر ماد، رسول الل وکی نظر رحمت
اور شفقت میں عطافر ما د، حضرت محمد رسول الل ن یا الل تیر پیغام
کو پھیلان ک لئ انسانوں کی بھلائی ک خاطر انسانوں کی بھلائی ک لئ ان کو
تیرا بند بنان ک لئ بڑی تکلیفیں اٹھائی، بڑ دوکھ اٹھائ، بڑی مصبتیں صیحں، یا
الل توحضرت محمد کو بلند مرتب اور محمود عطا فر ما د، جس کا تو ن ان
س وعد کیا یا الل میںاورمیں ان کی شفات س برامن فر ما، میں
رسول الل کی شفات عطا فر ما ،یا الل تو م س راضی و جا یا،الل م
تجھ س اپنی خطائوں ک با وجوداپنی تمام خطا ئوں کی معافی مانگت وئ اپنی
بٹی کا کمزوری کا ہ کسی کا اطراف کرت وئ یا الل تجھ س تیری رضا کا
سوال کرت یں یا الل تو م س راضی و جا ،یاالل تو م س راضی و جا،
یا الل تو م س راضی و جا ،یا الل تومیں صلات کا حق ادا کر ن میں شامل

فر ما لے ،یا اللہ تو ہمیں سوم کا حق ادا کرنے میں شامل فر مالے، یا اللہ تو ہمیں شب قدر کا فیض پانے والے میں شامل فر مالے، یا اللہ ہمیں اس دنیا میں بھی عزت اور احترام عطا فر ما اور آخرات میں بھی یا اللہ تو اپنی رحمت اور بخشش عطا فر ما ،یا اللہ سلسلہ عظیمیہ پر اپنی مہر بانی فر ما،یا اللہ سلسلہ عظیمیہ جو تیرے حبیب ﷺکا ہی مشن ہے یا اللہ تو اس پر اپنی خاص نظریں رحمت اور نظر کرم فر ما، اور سلسلہ عظیمیہ پر رسول اللہﷺ کی نظر رحمت اور نظر شفقت ہمیشہ رہے اور یااللہ تو حضرت محمد ﷺ کی نظر رحمت اور نظر شفقت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے ،یا اللہ تو ہم سے راضی ہو جا ،یا اللہ حضرت محمد ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں، یا اللہ رسول اللہ ﷺہم سے خوش ہو جائے ،یا اللہ سلسلہ عظیمیہ کے امام حضور قلندر بابا اولیاء کی مغفرت فر ما، انہیں اپنی بہت زیادہ قربت عطا فر ما ،یا اللہ سلسلہ عظیمیہ کے جتنے بھی مرحومین ہیں ان کی مغفرت فر ما، انہیں اعلیٰ درجے عطا فر ما ،یا اللہ یہاں جتنے بھی حاضرین ہیں ان کے جو جو رشتے دار اہل خانہ ،دوست ،احباب اب اس دنیا میں نہیں ہیں ،یا اللہ تو ان سب کی مغفرت فر ما، انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فر ما ،یا اللہ تو ہمیں اپنی اولاد کی اچھی تر بیت کرنے کی تو فیق عطا فر ما ،ہماری اولاد کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور انہیں اپنی راحوں پر چلنے والا بنا دے، یا اللہ ہمیں اپنے والدین کا ادب او احترام کرنے کی تو فیق عطا فر ما، ان کے حقو ق ادا کر نے کی تو فیق عطا فر ما ،یا اللہ ہمیں اپنے پڑوسیوں کے اور ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرے کی تو فیق عطا فرما، یا اللہ جو جو ہدایت تعلیمات رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عطا فر مائیں ہیںیا اللہ تو ہمیں ان پر ٹھیک طور پر چلنے والابنا دے ،یا اللہ رسول اللہﷺ نے جتنے بھی خیر تجھ سے مانگے ہیں یا اللہ وہ خیر ہمیں عطا فر ما ،اور جس شعور سے رسول اللہ ﷺ نے تیری پناہ طلب کی ہے یا اللہ تو ان سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھ، یا اللہ تو ہم پر مہربانی فر مایا، اللہ تو ہماری بخشش عطا فر ما ،ہماری معافی عطا فر ما ، ہماری مغفرت فر ما ،یااللہ سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کو تو نے بہت سارے انسانوں کیلئے اپنی محبت کو سمجھنے کا اپ نے عشق کو سمجھنے کا ذریعہ بنایا ہے رسول اللہﷺ کی محبت اور عشق کے لئے ہمارے مرشد کو تونے ذریعہ بنایاہے یا اللہ ہمارے مرشدحضرت خواجہ شمس الدین عظیمی نے تیری راہ میجو بھی کوشش کی ہیں یا اللہ تو انہیں قبول فر ما یا اللہ تو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سے راضی ہو جا یا اللہ تو ہمارے مرشد حضرت خواجہ عظیمی صاحب کو صحت او رتندروستی عطا فر مااور صحت اور تندروستی کے ساتھ ان کا سیاہ ہمارے سروں پر قائم رکھ ،یا اللہ یہاں جتنے بھی حاضرین مجلس ہیں ان کے جو بھی دوست احباب یا گھر میں جو بھی بیمار ہیںیا اللہ تو ان کو شفاء عطا فر ما، یا للہ تو میری والدہ کو ہماری امی جان کو شفاء عطا فر ما ،انہیں بیماری کی تقریر سے یا اللہ تو انہیں محفوظ رکھ، یا اللہ تمام انسانوں پر اپنا فضل و کرم فر ما، یا

اللہ اس ملک کی خیر ہو ،یا اللہ اس شہر کو امن و سلامتی عطا فر ما، اس شہر کے بسنے والوں کے روزگارمیں برکت عطا فر ما، انہیں لا قانویت سے جو پریشانی ہے امن امان کی جو پریشانی ہے ،یا اللہ تو اسے سکون اور اعتمان میں بدل دے ،یا اللہ تو ہمارے وطن پاکستان پر اپنا فضل و کرم عطا فر ما،اسے ترقی اور استحقام عطا فر ما، اس کے رہنے والوں کوخوشحالی اور خیر عافیت اور تحفظ عطا فر ما ،اسے دشمنوں کی سازشوں سے اور اپنوں کی اسے محفوظ عطا فر ما، یا اللہ تمام مسلمانوں کی خیر ہو، اس دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کی خیر ہو ،یا اللہ اس دنیا کو امن وسلامتی کی جگہ بنا دے اور اس دنیا کے انسانوں کو اس بات کی تو فیق عطا فر ما،کہ امن و سلامتی جو تیرے حبیب ﷺ کی اتباع کرنے سے مل سکتی ہے ،یا اللہ تو ہمیں اور سب انسانوں کو توفیق عطا فر ما،کہ ہم رسول اللہﷺ کے راستوں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو امن و سلامتی کا مرکز بنا سکیں ۔یا اللہ تمام انسانوں کی خیر ہو، سب کی خیر اور سب کا بھلا ہو ...انااللہ ملائکتہ یصلون...اختتام۔۔